



## سادہ ورنگین تجویدی مصاحف و مخطوطات (قلمی نسخہ جات سے مشینی طباعت تک) کا ارتقاء Evolution of simple and colorful Tajweedi Qur'an and manuscripts (from handwritten manuscripts to typescripts)

Dr. Qaria Nasreen Akhtar

Assistant Professor, Department of Islamic Studies, BZU Multan/Post-Doctoral Fellow, Islamic International University Islamabad. Email: [qariaqaisar@gmail.com](mailto:qariaqaisar@gmail.com)

When the first revelation of the Holy Qur'an was revealed, the institution of the Book of Revelation came into being. The tradition of writing manuscripts in Islamic civilization and civilization was started by the scribes of the Companions, who started writing down the Holy Quran as soon as it was revealed. A written material written by hand on a material object is called a manuscript or a manuscript. A manuscript can be long or short. A pen is usually used to write a manuscript. Which has different forms. These items are used with ink. Since paper was not commonly available at the time of early Islam, calligraphy was done on pieces of bone, membrane, skin, leaves, silk, cloth, metal, paper and wood in the early centuries. Stone and clay tablets and vessels were also used for calligraphy in ancient times. During the rise of Islam, when the paper industry developed in the hands of Muslims, manuscripts were generally written on paper. In modern times, the term manuscript is used for written books. They include many rare and rare manuscripts and common types of manuscripts are also included. In this thesis, samples of manuscripts of the Holy Qur'an are included. Then the letter and color scheme of each pattern is also explained. Lines are also defined by counting lines. Along with the pen copy, a sample of modern Ottoman script is also given so that the reader can read the text of the Surah easily. In this way, manuscripts that describe the calligraphy of different centuries have been analyzed and commented on. Apart from this, the samples of the Qur'anic books of the mechanical era have been explained and commented on so that the public can understand this thesis.

**Key Words:** Qur'an, Manuscript, Calligraphy, Ritual, Typscript.



## مخطوطات قرآن کریم کا تعارف:

مخطوطہ عربی لغت کا لفظ ہے جس کا مادہ ”خ ط ط“ ہے۔ اس کا لغوی مفہوم وہ تحریری مواد ہے جو ہاتھ سے لکھا گیا ہو؛ اسی حوالے سے کہا جاتا ہے: [خط الشيء بيده يخطه خطأ إذا خطه بقلم أو غيره]۔<sup>1</sup> کسی مادی چیز پر ہاتھ سے لکھا ہوا تحریری مواد مخطوط یا مخطوطہ کہلاتا ہے۔ اس کی مختلف شکلیں ہو سکتی ہیں۔ یہ طبع زاد اصل عکس بھی ہو سکتا ہے۔ کسی دوسرے کام کا ترجمہ بھی ہو سکتا ہے اور کسی دوسرے کام کا نسخ یعنی نقل کر کے ایک دوسرے نسخہ تیار کرنا بھی ہو سکتا ہے۔ مخطوط، جسے اردو میں مخطوطہ کہا جاتا ہے طویل بھی ہو سکتا ہے اور مختصر بھی، مخطوطہ لکھنے کے لیے عام طور پر قلم کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جس کی مختلف صورتیں ہیں۔ ان اقلام کو سیاہی کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ آغاز اسلام کے وقت چونکہ کاغذ عام میسر نہ تھا، اس لیے ابتدائی صدیوں میں ہڈی، جھلی، کھال، پتے، ریشم، کپڑا، دھات، قرطاس اور لکڑی کے ٹکڑوں پر خطاطی کی جاتی تھی۔ قدیم زمانوں میں خطاطی کے لیے پتھر اور مٹی کی تختیاں اور برتن بھی استعمال ہوتے تھے۔ اسلامی دور عرب میں جب مسلمانوں کے ہاتھ کاغذ کی صنعت زیادہ ترقی کر گئی تو مخطوطات عموماً کاغذ پر تحریر کیے جاتے تھے۔ آج کے دور میں مخطوط کی اصطلاح قلمی کتب کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ ان میں کئی نایاب اور نادر مخطوطات بھی شامل ہیں اور عام قسم کے مخطوطات بھی شامل ہیں۔<sup>2</sup> جب بعثت نبوی ﷺ ہوئی اور قرآن پاک کی پہلی وحی نازل ہوئی تو اس کے ساتھ ہی کتابت وحی کا ادارہ وجود میں آگیا۔ اسلامی تہذیب و تمدن میں مخطوطات لکھنے کی روایت کا آغاز کاتبین وحی صحابہ کرامؓ نے کیا، جنہوں نے قرآن حکیم کو نزول کے ساتھ ہی لکھنا شروع کر دیا۔ رسول کریم ﷺ کی بعثت کے وقت عربی زبان تحریری زبان بن چکی تھی۔ کتابت یا لکھنے کا فن، الحیرہ سے دومۃ الجندل کے ذریعے مکہ پہنچا۔<sup>3</sup> کتابت کا یہ نظام حرب بن امیہؓ مکہ میں لائے۔ بلاذری<sup>5</sup> نے عربی خط کی سریانی خط سے علیحدگی کا ذکر کیا ہے۔ ان کے خیال میں موحد بن مرۃ، اسلم بن سدرۃ اور عامر بن جدرة وغیرہ نے مل کر عربی خط کو سریانی خط سے الگ کیا۔ اہل انبار میں سے کچھ لوگوں نے ان سے عربی خط میں لکھنا سیکھا اور پھر الحیرہ کے رہنے والوں کو سکھایا۔ بشر بن عبد الملک نے اہل الحیرہ سے عربی خط میں لکھنا یعنی کتابت سیکھی پھر وہ اس فن کو مکہ لے آیا۔ مکہ میں بشر سے فن تحریر سیکھنے والوں میں سفیان بن امیہ بن عبد الشمس<sup>7</sup> اور ابو قیس بن عبد المناف شامل تھے۔ ان دونوں نے بشر بن عبد الملک کو جب لکھتے ہوئے دیکھا تو خود بھی سیکھنے کا اظہار کیا۔ اس پر بشر نے ان دونوں کو عربی حجبے میں لکھنا سکھایا۔ ان دونوں سے دوسرے لوگوں نے عربی میں املا یعنی تحریر لکھنا سیکھی۔ بلاذری کہتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے تو سترہ

<sup>1</sup> Muḥammad bin Ḥasan ibn Duraid al Azdī, Jamhira tul Balagha, (Beirut: Dār al ‘Ilm lil Mlayīn, 1986 AD), 105.

<sup>2</sup> Anjum Raḥmānī, Mukhtūtāt, Ahmiyat, Ḥusūl, Fikr ō Nazar, Makhtūtāt Number, October-December 1998 AD-January-March 1998 AD, 33.

<sup>3</sup> Sayīd Muḥammad Salīm, Tarikh Khat wa Khatātīn, (Karachi: Zawar Academy Publications 2001 AD), 60.

<sup>4</sup> حرب بن امیہ بن عبد الشمس الاموی القرشی الکنانی مکہ کے حنفی بزرگوں میں سے ایک ہیں۔ آپ صحابی رسول ابوسفیانؓ کے والد اور امیر معاویہ کے دادا ہیں۔ حرب بن امیہ نے ہی مکہ میں عربی تحریر متعارف کرائی۔

<sup>5</sup> ابوالحسن احمد بن یحییٰ بن جابر بن داؤد البلاذری (۸۰۶ء-۸۹۲ء) تیسری صدی ہجری کے نامور عرب، مورخ، جغرافیہ دان، شاعر اور ماہر الانساب تھے۔ ان کی تالیفات میں فتوح البلدان اور انساب الاشراف بہت مشہور ہیں۔

<sup>6</sup> الحیرہ آرامی زبان کا لفظ ہے جو سریانی زبان کے جرّتا اور عبرانی زبان کے لفظ عاص سے مشتق ہے۔ اس کے لغوی معنی کیمپ، بیرک یا چھاؤنی کے ہیں۔ مگر یہ نام اسم معرفہ کی صورت میں تبدیل ہو گیا اور اس کا اطلاق نحی سرداروں کے مستقل کیمپوں پر ہونے لگا جو فارس کے شہنشاہوں کے ماتحت تھے۔ یہ کیمپس بعد ازاں ایک مستقل شہر کی صورت اختیار کر گئے۔ الحیرہ کا ذکر قبل از اسلام کے عرب میں بہت ملا ہے کیونکہ یہ لہنیوں کا پایہ تخت تھا۔ پانچویں اور چھٹی صدی عیسوی میں اس کا شمار تہذیبی شہروں میں کیا جاتا تھا۔ غالباً نویں صدی قبل مسیح میں جنوبی عرب سے قوم عرب ہجرت کر کے عراق جو اس وقت قدیمی میسوپوٹیمیا کہلاتا تھا، میں آباد ہونا شروع ہوئے۔ تیسری صدی عیسوی کے آغاز میں یہاں عرب آبادی کی کثرت ہو چکی تھی۔

<sup>7</sup> حضرت ابوسفیانؓ بن حرب (۵۶۵ء-۶۴۰ء) صحابی رسول تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا۔

(۱۷) افراد لکھنا جانتے تھے اور ان میں رسول اللہ ﷺ کے ابتداء کے ساتھی عمر بن الخطاب<sup>1</sup>، علی بن ابی طالب<sup>2</sup>، عثمان بن عفان<sup>3</sup>، ابو عبیدہ بن الجراح<sup>4</sup> جیسے کبار صحابہ شامل تھے۔<sup>5</sup> یہی وہ صحابہ تھے جنہوں نے کتابت وحی کے فرائض بھی سرانجام دیے۔ اسلامی تہذیب و تمدن میں عربی خط میں لکھنے کا آغاز انہی کبار صحابہ سے ہوا، چونکہ مکہ میں حج کی غرض سے اور تجارت کی وجہ سے کئی علاقوں سے لوگ آتے تھے۔ ان لوگوں میں مختلف علاقوں، مختلف نسلوں اور مختلف مذاہب کے ماننے والے شامل تھے۔ ان میں حبشی، رومی، ایرانی بھی شامل تھے اور یہودی، عیسائی اور مجوسی بھی شامل تھے۔ چونکہ مکہ ایک بین الاقوامی شہر تھا، اس لیے اس شہر میں حبشی، عبرانی، پہلوی، سریانی اور رومی تحریروں کو جاننے والے لوگ موجود تھے۔ روایات کے مطابق جب پہلی وحی نازل ہوئی تو حضرت خدیجہ رسول اللہ ﷺ کو اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل<sup>6</sup> کے پاس لے گئیں جو کہ تورات اور انجیل کے عالم تھے۔<sup>7</sup> عبرانی اور سریانی انجیل اور تورات کی زبانیں تھیں اس لیے وہ ان زبانوں کے جاننے والے بھی تھے۔<sup>8</sup>

قرآن پاک کی جمع و تدوین اور تصنیف کے ساتھ ہی اسلامی تہذیب و تمدن میں مخطوطہ نویسی کا آغاز ہوا۔ عہد رسالت اور خلفائے راشدین کے دور میں ہی قرآن پاک کے علاوہ کوئی دوسری دستاویزات بھی تحریر ہوئیں۔ ان دستاویزات کی تفصیل ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے بیان کی ہیں۔<sup>9</sup> رسول اللہ ﷺ کے دور کی یہ روایت عہد بہ عہد آگے چلتی رہی۔ خلفائے راشدین کے دور میں فن خطاطی نے بتدریج ترقی ترقی کی۔ قدیم خط نے آغاز اسلام جو شکل اختیار کی اسے خط کوئی کا نام دیا گیا۔ فتوحات کے ساتھ ہی یہ خط بھی پھیلتا رہا۔ اس دوران میں اس میں کئی نئے اضافے ہوئے۔ نقاط اور اعراب کی وضاحت کا طریقہ طے کیا گیا۔ اس خط کو تحریر کے ساتھ ساتھ آرائش کے لیے بھی استعمال کیا جانے لگا۔ آرائشی نوعیت کی جاذبیت ساری دنیا میں پھیل گئی اور اس سے غیر مسلم بھی متاثر ہوئے۔ عیسائی بادشاہوں نے خط کوئی میں کلمہ طیبہ لکھوایا۔ بعض گرجاؤں میں بھی اس خط کو زیب و زینت کے لیے استعمال کیا گیا۔<sup>10</sup> اسلامی ادب مساجد اور مدارس میں تخلیق ہوتا تھا مکاتیب اور لائبریریوں میں اس کو محفوظ کیا جاتا تھا۔ اگرچہ اسلامی تہذیب و تمدن کا بہت بڑا سرمایہ کئی حوادث کی وجہ سے ضائع ہو گیا۔ لیکن اس کے باوجود لاکھوں کی تعداد میں اسلامی تہذیبی مسودات موجود ہیں اسلامی تہذیب و تمدن میں مخطوطات کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ زمین پر سب سے زیادہ تحریری مخطوطات اسلامی تہذیب کے ہاں ہی موجود ہیں۔<sup>11</sup>

<sup>1</sup> عمر فاروق بن خطاب (۵۹۰ء-۶۴۴ء) ابو بکر صدیق کے بعد مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ راشد، محمد مصطفیٰ ﷺ کے سرور اور تاریخ اسلام کی اہم ترین شخصیات میں سے ایک ہیں۔ آپ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، ان کا شمار علماء و زاہدین صحابہ میں ہوتا تھا۔ عمر بن خطاب ایک با عظمت، انصاف پسند اور عادل حکمران مشہور ہیں۔  
<sup>2</sup> علی بن ابی طالب (۶۰۱ء-۶۶۱ء) پیغمبر اسلام محمد ﷺ کے چچا زاد بھائی اور داماد تھے۔ حضرت خدیجہ کے بعد دوسرے شخص تھے جو اسلام لائے تھے۔ مسلمان انہیں ابوالحسن، ابوتراب، حیدر و حیدرہ، شیر خدا / اسد اللہ، المر قنزی اور امیر المومنین کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ آپ خلفائے راشدین میں سے چوتھے خلیفہ اسلام تھے۔  
<sup>3</sup> ابو عبد اللہ عثمان بن عفان (۵۷۶ء-۶۵۶ء) اسلام کے تیسرے خلیفہ، داماد رسول اور جامع قرآن تھے۔ عثمان غنی سابقین اسلام میں شامل اور عشرہ مبشرہ میں سے تھے، ان کی کنیت ذوالنورین ہے کیونکہ انھوں نے محمد ﷺ کی دو صاحبزادیوں سے نکاح کیا تھا۔ آپ کے عہد مبارک میں قرآن کریم کی کتابت ہوئی۔ اور کئی ممالک میں قرآن کریم مع قراء کرام بھیجے گئے۔ آپ ناشر قرآن بھی ہیں۔  
<sup>4</sup> ابو عبیدہ ابن الجراح (۵۸۳ء-۶۳۹ء) جنہیں دربار رسالت سے امین الامت کا خطاب ملا قبیلہ فہر سے متعلق تھے۔ جو قریش کی ایک شاخ تھی۔ اصل نام عامر بن عبد اللہ تھا۔ آپ خاندان قریش کے بہت ہی نامور اور معزز شخص ہیں تھے۔

<sup>5</sup> Aḥmad bin Yahyā al Balāzārī, Futuḥ al Buldān, (Beirut: Maktaba al Hilāl, 1988 AD), 483.

<sup>6</sup> ورقہ بن نوفل، حضرت خدیجہ الکبریٰ کے چچا زاد بھائی مکہ مکرمہ میں جاہلیت کے زمانے میں بائبل کے بہت بڑے عالم تھے۔

<sup>7</sup> Muḥammad bin Ismā'īl, Al Jami' al Saḥīḥ, (Karachi: Maktabah tul Bushra, 2012 AD), Hadith No. 3.

<sup>8</sup> Sayīd Muḥammad Salīm, Tarikh Khat wa Khatātīn, 53.

<sup>9</sup> Muḥammad Ḥamīdullah, Majmū'a al Wthāiq al Siyāsīyah, (Cairo: Matba' Lujna al Tālīf wa al Tarjama, 1957 AD), 123.

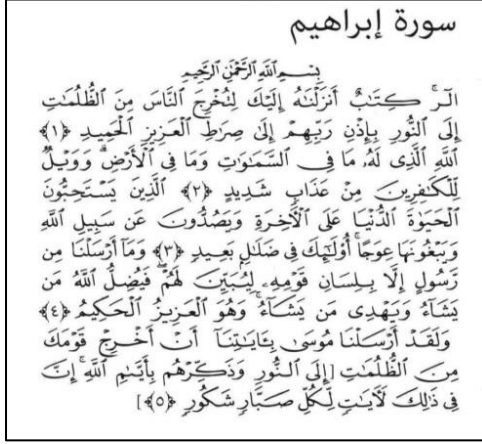
<sup>10</sup> S.M.Nāz, Urdū main Fanī Tadwīn, (Islamabad: Idāra Tehqīqāt Islāmī, 1991 AD), 235.

<sup>11</sup> Ramin Khanbagi, Islamic manuscripts: A bibliography (Nordhausen: Iraagott Bouts, 2016)

## قدیم قرآنی مخطوطات (قلمی نسخہ جات) کے نمونہ جات اور تبصرہ

چند قدیم قرآنی مخطوطات (قلمی نسخہ جات) کے نمونہ جات اور ان پر تبصرہ درج ذیل ہے۔

نمونہ نمبر 1: سورة ابراهيم (جز: ۱۳، سورہ: ۱۴، آیت: ۵۳۱)<sup>1</sup>



مشرق وسطیٰ (ساتویں اور آٹھویں صدی ہجری کے آغاز میں) کھال پر لکھے ہوئے قدیم عربی قرآن کے صفحہ کی تفصیل۔ اس صفحہ کا سائز (۲۸×۳۵ سم) ہے۔

تبصرہ: اس نسخہ میں سیاہی اور جانور کی کھال کا استعمال کیا گیا ہے۔ یہ حجازی خط ہے۔ ابتدائی نسخہ جات میں سے ہے۔ سرخ رنگ کی لائن اس بات کا اشارہ ہے کہ اگلی سورت کی ابتداء ہے۔ یعنی بسم اللہ کو سورت سے الگ نہیں لکھا بلکہ بسم اللہ کو سورت کا حصہ بنایا گیا ہے۔ خالی زدہ حصہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ یہ شہید کھال ہے جیسا یہ نسخہ میں سامنے درج ہے۔ یہ ۲۴ سطری نسخہ ہے۔ نقاط اگر لگائے ہیں تو نظر نہیں آرہے ہیں۔ قاری سورۃ کو سامنے رکھ کر پھر اس مخطوط کو پڑھ سکتا ہے۔ دیکھئے نشان زد کلمات۔ ﴿﴾

نمونہ نمبر 2: سورة المؤمنون (جز: ۱۷، سورہ: ۲۳، آیت: ۳۶-۴۱)<sup>2</sup>



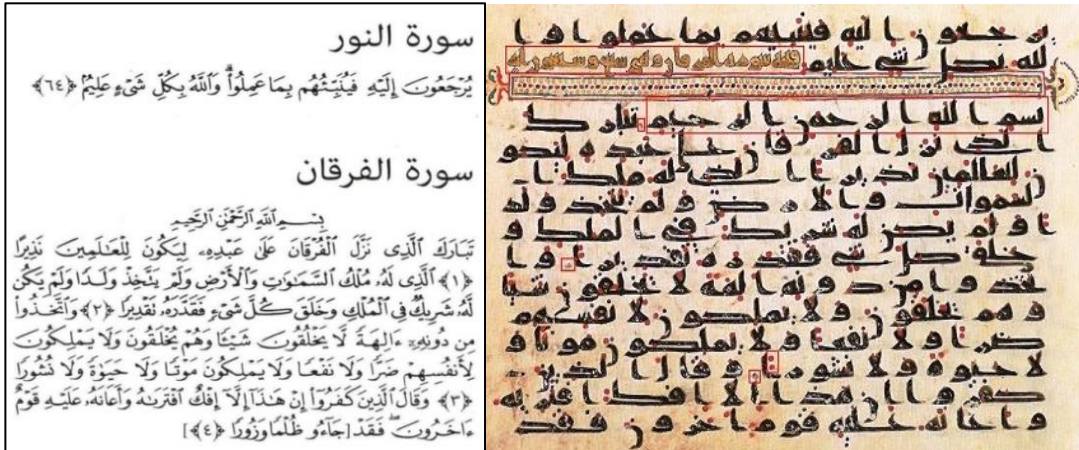
شمالی افریقہ (آٹھویں صدی عیسوی / دوسری صدی ہجری) کا روغنی سیاہی سے لکھا ہوا قرآن کا صفحہ۔ اس صفحہ کا سائز (۲۹×۶۹ سم) ہے۔

تبصرہ: سیاہ روغنائی اور جانور کی کھال کا استعمال کیا گیا ہے۔ یہ نسخہ بالکل اعراب سے خالی ہے۔ البتہ چالیس آیات کے اختتام پر ایک مربع شکل کا ڈبہ رنگین لال، سنہری اور نیلے رنگ کا بنایا گیا ہے۔ ندمین کو دیکھئے۔ عصر حاضر میں کوئی قاری اس متن کو نہیں پڑھ سکتا، جب تک کہ تاریخ کے کام نقاط و اعجام کو پڑھ یا سمجھ نہ لے۔ یہ کوئی خط ہے۔ ہر آیت کے اختتام پر (۸۸۸) اس طرح کا نشان ہے۔ یہ بارہ سطری صفحہ ہے۔ دیکھئے نشان زد علامات۔ ﴿﴾

<sup>1</sup> Nuskha Surah Ibrahim, Mathaf al Fun al Islami (Bloomsbury, Dār Bloomsbury, 2011 AD), 5.

<sup>2</sup> Nuskha Surah al Mu'minun, Mathaf al Fun al Islami, 7.

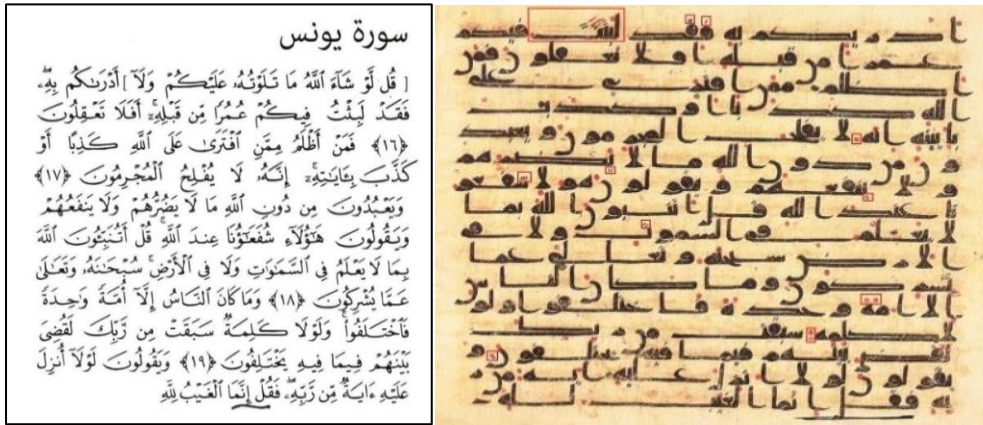
نمونہ نمبر 3: سورة النور (جز: ۱۸، سورہ: ۲۴، آیت: ۳۶) سورة الفرقان (جز: ۱۸، سورہ: ۲۵، آیت: ۳۱) <sup>1</sup>



مشرقی قرآن (آٹھویں صدی عیسوی / پہلی اور دوسری صدی ہجری) کا صفحہ جس کی کتابت سونے اور چاندی کی سیاہی سے ہوئی۔ اس صفحہ کا سائز (۲۲.۶x۳۱)

تبصرہ: یہ چودہ سطری صفحہ ہے۔ سرخ اور سیاہ نقاط سے اعراب کو ظاہر کیا گیا ہے۔ حرف کے نیچے سرخ نقطہ کسرہ۔ حرف کے اوپر نقطہ۔ حرف کے اوپر یا نیچے دو سیاہ نقاط 'ی' اور 'ت' کو ظاہر کرتے ہیں۔ تنوین کے لیے حرف کے اوپر دو نقاط (●) اس طرح لگائے گئے ہیں۔ بسم اللہ کو سنہری رنگ سے پچھلی سورت کے ساتھ ہی مختلف انداز سے لکھا ہے۔ پھر اس کے بعد خوبصورت رنگدار نقاط کا حاشیہ بنا کر دوسری سورت کو الگ کر دیا ہے۔ البتہ یہ ابتدائی صدی کا کام ہے۔ اور قاری اگر نقاط کو سمجھ جائے تو تلاوت دیکھ کر کرسکتا ہے، مگر لاتعداد نقاط تلاوت میں الجھن کا باعث بن رہے ہیں۔ دیکھئے نشان زد کلمات و علامات۔ ﴿

نمونہ نمبر 4: سورة يونس (جز: ۱۱، سورہ: ۱۰، آیت: ۲۰ تا ۲۱) <sup>2</sup>



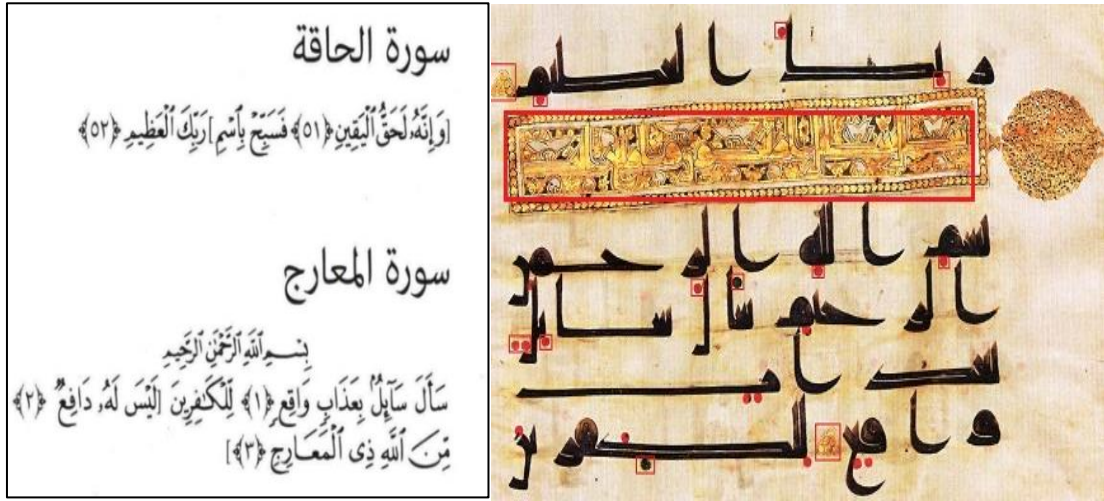
شمالی افریقہ / مشرق وسطیٰ (۷۵۰-۸۰۰ھ / ۱۳۲-۱۸۳ھ) قرآن کا صفحہ جو کمال پر روغنی سیاہی سے لکھا ہوا ہے۔ اس صفحہ کا سائز (۳۲.۵ x ۲۰) سم ہے۔

تبصرہ: یہ سولہ سطری قرآنی صفحہ ہے۔ سیاہی اور جانور کی کھال کا استعمال کیا گیا ہے۔ نقاط سرخ رنگ فتح۔ کسرہ۔ ضمہ کے لئے استعمال کئے گئے ہیں۔ اور تنوین کے وہ نقاط اوپر نیچے (●) اس طرح لگائے گئے ہیں۔ خالی حروف پر سبز نقاط لگائے گئے ہیں، جو نظر نہیں آرہے مگر غور کرنے سے نمایاں ہیں۔ ش کے نقاط اس طرح (\\) لگائے گئے ہیں دو نیچے نقاط (\\) اور دو اوپر نقاط کو اس طرح (\\) ظاہر کیا گیا ہے۔ قاری اس متن کی تلاوت نہیں کرسکتا جب تک اعیام و نقاط کا ارتقاء نہ جان لے۔ دیکھئے نشان زد علامات۔ ﴿

<sup>1</sup> Nuskha Surah al Furqān, Mathaf al Fun al Islāmī,9.

<sup>2</sup> Nuskha Surah Yūnūs, Mathaf al Fun al Islāmī,11.

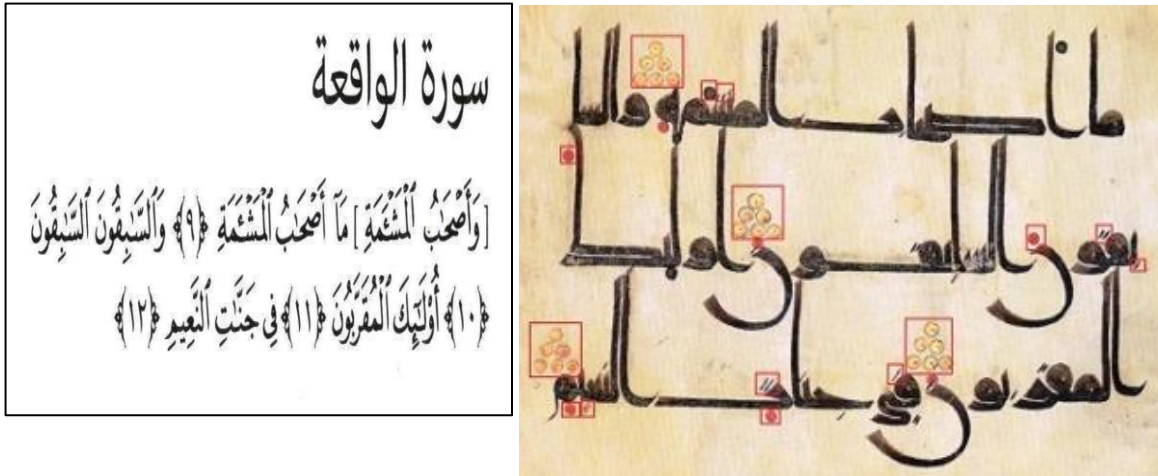
نمونہ نمبر 5: سورة الحاقہ (جز: ۲۹، سورہ: ۶۹، آیت: ۵۱ تا ۵۲) سورة المعارج (جز: ۲۹، سورہ: ۷۰، آیت: ۳۱ تا ۳۲)<sup>1</sup>



شمالی افریقہ (نویں صدی عیسوی / دوسری اور تیسری صدی ہجری) قرآن کا صفحہ جس کی تحریر سونے اور چاندی کی سیاہی سے کی گئی ہے۔ اس صفحہ کا سائز (۳۲x۲۳ سم) ہے۔

تبصرہ: یہ کوئی خط ہے۔ جانور کی کھال پر سیاہ روشنائی سے کتابت اور سونے کے آرائش کی گئی ہے۔ آیت کا وقف چھ نقاط کے ذریعے کیا گیا ہے۔ کسرہ کے لئے حرف کے نیچے اور فتح کے لئے حرف کے اوپر سرخ رنگ کا نقطہ لگایا گیا ہے جو واضح ہے۔ آغازِ سورۃ بسم اللہ کو سنہری روشنائی سے خوب مزین و آرائش کیا گیا ہے۔ دیکھئے نشان زد علامات۔ ﴿﴾

نمونہ نمبر 6: سورة الواقعة (جز: ۲۷، سورہ: ۵۶، آیت: ۱۲ تا ۱۳)<sup>2</sup>



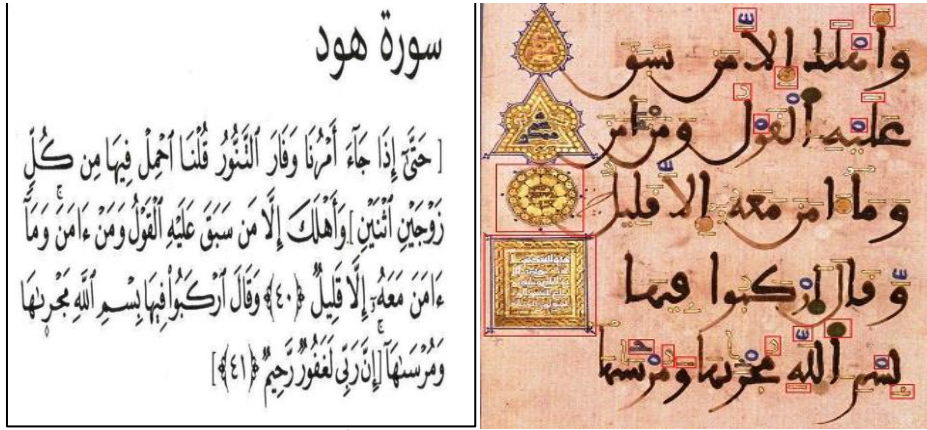
سنہری روغن سے آرائش شدہ قرآن کا صفحہ جو شمالی افریقہ (دسویں صدی عیسوی / تیسری اور چوتھی صدی ہجری) میں موجود ہے۔ اس صفحہ کا سائز (۳۲x۲۳ سم) ہے۔

تبصرہ: یہ کوئی خط شمالی افریقہ (دسویں صدی عیسوی) کا نسخہ ہے۔ کھال پر سنہری روغن کیا گیا ہے اور کتابت سیاہ روشنائی سے اور نقاط رنگین لگائے گئے ہیں نقاط کے ذریعے زیر اور زبر کا استعمال ہے مثلاً ب کے نیچے نقطہ مراد نہیں بلکہ کسرہ ہے۔ جنت کے نیچے ب تنوین کے دوزبر اوپر اور نقطہ کسرہ کو ظاہر کرتا ہے۔ سبز نقطہ حمزہ کو ظاہر کرتا ہے۔ ق کے اوپر دوزبر، ق کے دو نقاط کو ظاہر کرتا ہے۔ آیت کے خاتمہ کے لیے چھ نقاط لگائے گئے ہیں یہ نقاط سنہری رنگ کے ہیں۔ دیکھئے نشان زد علامات۔ ﴿﴾

<sup>1</sup> Nuskha Surah al Ma'rij, Mathaf al Fun al Islami, 13.

<sup>2</sup> Nuskha Surah alWaqi'ah, Mathaf al Fun al Islami, 19.

نمونہ نمبر 7: سورة هود (جز: 11، سورہ: 11، آیت: 30 تا 41)<sup>1</sup>



اپٹین / مراکش (بارہویں اور تیرہویں صدی عیسوی / چھٹی اور ساتویں صدی ہجری) قرآن کارنگین سنہری، گلابی صفحہ کا سائز (۲۵.۹ x ۳۲.۸) ہے۔

تبصرہ: یہ نسخہ مغربی خط (مراکش) کا پانچ سطری کوئی خط ہے۔ اس خط نے تمام عالم میں خوب ترقی کی۔ اس نسخہ کو اسپین یا بعض مراکش کا کہتے ہیں۔ سنہری اور گلابی رنگ صفحہ کی بنیاد ہیں۔ شد اور جزم کے لیے نیلا رنگ، خالی حرف پر گول دائرہ۔ ق کے اوپر ایک نقطہ اور ف کے نیچے ایک نقطہ لگایا ہے۔ جیسے (فی اور ف)۔ فتح اور کسرہ کا انداز یہ ہے (-) جزم اور شد کا رنگ نیلا ہے۔ لکھائی کا رنگ بھورا اور اعراب بالکل واضح ہیں جبکہ ضمه تنوین کا نشان دال کے مشابہ ہے۔ وقف و رموز کی علامات حاشیہ میں چار بیان ہوئی ہیں۔ دیکھئے نشان زد کلمات۔ ﴿﴾

نمونہ نمبر 8: سورة الحج (جز: 14، سورہ: 22، آیت: 48) سورة المومنون (جز: 14، سورہ: 23، آیت: 1-48)<sup>2</sup>



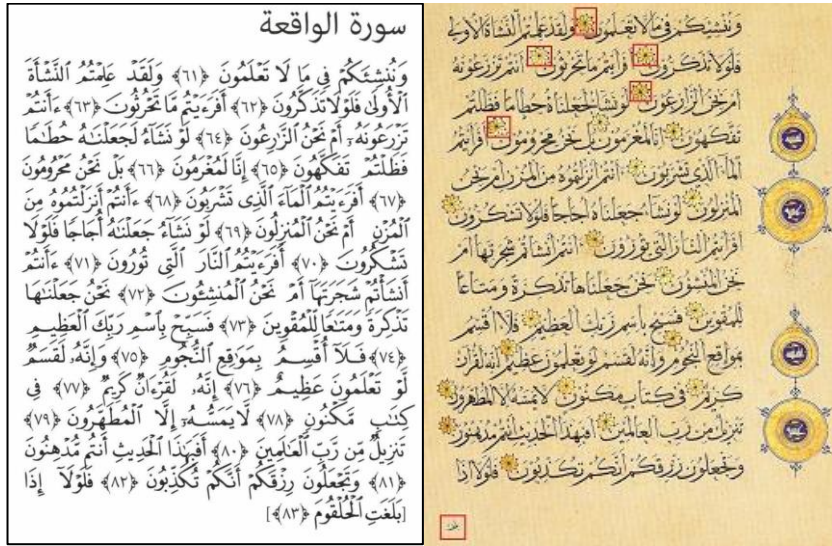
ایرانی قرآن مجید (جمادی الاول ۶۸۷ھ / جون ۱۲۸۸ء) کے وسط میں سنہری کاغذ پر سیاہ روشنائی پر مشتمل صفحہ کا سائز (۲۸.۴ x ۳۳.۵) ہے۔

تبصرہ: یہ ایرانی نسخہ خط ثلث، علی ہامش سے منسوب ہے یہ 10 سطری صفحہ ہے۔ اس نسخہ میں سیاہی، روغن اور سونے کا کام ہے۔ سورۃ کا نام، حاشیہ میں جزء نمبر اور وقف بھی لکھا گیا ہے۔ آیت سنہری گول پھول سے اور سرخ روشنائی سے رموز و اوقاف واضح کیے گئے ہیں۔ یہ اہتمام صرف سورت کے خاتمہ پر نظر آتا ہے۔ ہر دس آیات کے بعد حاشیہ میں ”عشر“ لکھا گیا ہے۔ ہر آیت کے نیچے فارسی میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ ترجمہ پڑھنے میں ابہام ہے مگر متن قرآن آسانی سے پڑھا جاتا ہے، لکھائی اور سطور میں توازن ہے۔ دیکھئے نشان زد کلمات۔ ﴿﴾

<sup>1</sup> Nuskha Surah Hud, Mathaf al Fun al Islami, 23.

<sup>2</sup> Nuskha Surah al Hajj, Mathaf al Fun al Islami, 27.

## نمونہ نمبر 9: سورة الواقعة (جز: ۲، سورہ: ۵۶، آیت: ۸۳-۶۱)



عراقی قرآن کا صفحہ (۱۳۳۵ء-۷۳۵ھ میں ارغون الکلیلی التزویق اور محمد بن سیف الدین النقاش سے منسوب کیا گیا) کا سائز (۳۸×۲۷ سم) ہے۔

تبصرہ: یہ نسخہ المستعصمی کے شاگردوں میں سے ایک شاگرد کا ہے۔ زیادہ گمان یہ ہے کہ قرآنی خطاطی الکلیلی التزویق اور محمد بن سیف الدین النقاش (۷۳۶-۷۳۵ھ) عراق سے منسوب ہے۔ یہ ریحانی خط تیرہ سطر صنفی ہے۔ کتابت کے لیے سیاہ روشنائی، ختم آیت کی علامت سنہری پھول سے کی گئی ہے۔ صفحہ کے نیچے اگلے صفحہ کا ایک کلمہ درج ہے۔ یہ نسخہ بھی مکمل حجاب، نقاط اشکال و اعراب سے مزین ہے۔ سطور و کتابت میں توازن ہے۔ خطاط کی خطاطی اس بات کی علامت ہے کہ وہ قرآن کریم کی کتابت کے ماہر ہیں۔ دیکھئے نشان زد کلمات۔ ﴿

## نمونہ نمبر 10: سورة الفاتحة (جز: ۱، سورہ: ۱، آیت: ۱-۲۸)



چودھویں صدی عیسوی / آٹھویں اور نویں صدی ہجری کے آغاز میں مصر کے قرآن کا سنہری صفحہ جس کا سائز (۲۹×۳۰) ہے۔

تبصرہ: یہ دو صفحات مصر کے مملوک دور سے ہیں۔ صفحات کی بنیاد پھولدار ہے۔ کتابت کے لیے سیاہ روشنائی اور آرائش کے لیے نیلا، سنہری اور گلابی روغن استعمال کیا گیا ہے۔ سورۃ کا نام صفحہ کے اوپر اور آیات / کی، مدنی صفحہ کے نیچے لکھی گئی ہیں۔ بسم اللہ کو آیت شارق کیا گیا ہے اور ہر آیت کے اختتام پر گولڈن پھول کی علامت لگائی گئی ہے۔ مد منفصل کارنگ سرخ ہے۔ یہ صفحات پانچ سطر ہیں۔ قاری آسانی سے متن قرآن پڑھ سکتا ہے کوئی ابہام نہیں۔ یہ نسخہ مکمل طور پر اشکال، نقاط اور اعراب سے بھرپور ہے۔ دیکھئے نشان زد کلمات۔ ﴿

<sup>1</sup> Nuskha Surah al-Waqi'ah, Mathaf al Fun al Islami, 29.

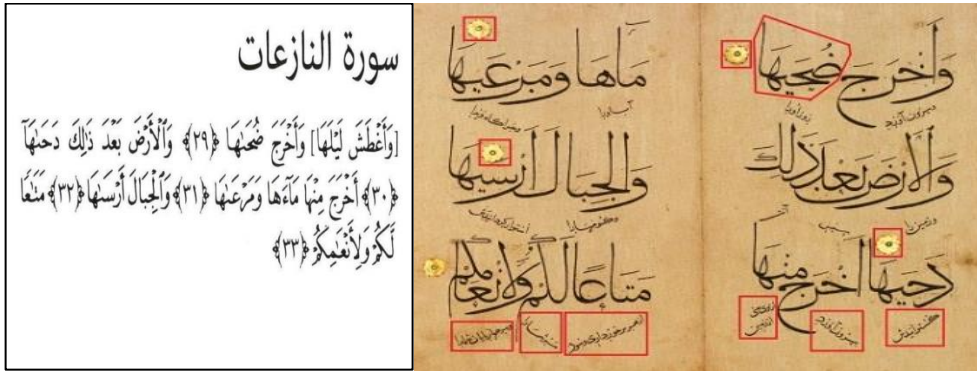
<sup>2</sup> Nuskha Surah al-Fatiha, Mathaf al Fun al Islami, 33.

نمونہ نمبر 11: سورة الفاتحة (جز: ۱، سورہ: ۱، آیت: ۱ تا ۷) سورة البقرة (جز: ۲، سورہ: ۲، آیت: ۱ تا ۴۳)



سنہری قرآن کے دو صفحات جو ہندوستان کے شہر (شاید) دہلی میں تقریباً ۱۳۵۵-۱۳۰۰ء صدی عیسوی / ۷۷۷-۸۰۲ء صدی ہجری کے ہیں۔ ان صفحات کا سائز (۵۶x۳۵ سم) ہے۔ تبصرہ: پندرہویں صدی کے آس پاس کا یہ خط ہندوستان (دہلی) کے خط بہاری سے منسوب ہے۔ تزئین و آرائش سے مالا مال ہے۔ اس نسخہ میں سیاہ روشنائی اور آرائش کے لیے سرخ، سنہری اور نیلا رنگ استعمال کیا گیا ہے۔ بسم اللہ کو آیت تسلیم کیا گیا ہے اور ختم آیت کو سنہری اور سرخ پھول سے مزین کیا گیا ہے جبکہ قرآن حکیم کا اصل پیر (گراؤنڈ) بھی پھولدار ہے۔ اس پھولدار پیر پر پھر سے قرآن کی کتابت کی گئی ہے۔ حاشیہ بے حد پھولدار کیا گیا ہے۔ اعراب کا اہتمام کیا گیا ہے مگر متصل اور منفصل کی علامات نہیں لگائی گئیں۔ ہر سطر پر تین کلمات لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس خط کو اثلث حرفی کہا جاتا ہے۔ اگرچہ بہت زیادہ نقش نگاری اور پھولوں کی وجہ سے صفحات بہت بھرے ہوئے محسوس ہوتے ہیں پھر بھی متن کے پڑھنے میں قاری آسانی محسوس کرتا ہے۔ دیکھئے نشان زد کلمات۔ ﴿

نمونہ نمبر 12: سورة النازعات (جز: ۳۰، سورہ: ۷۹، آیت: ۲۹ تا ۳۳)



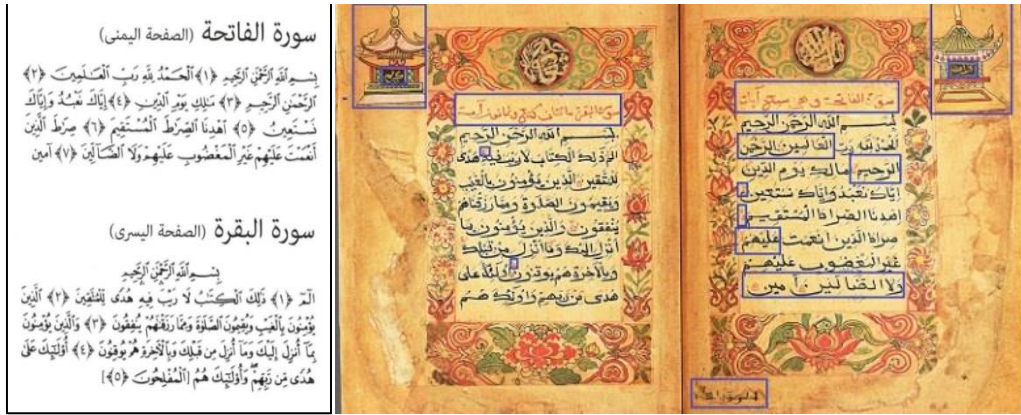
چودھویں صدی عیسوی / آٹھویں اور نویں صدی ہجری کے آغاز میں ترکی / وسطی ایشیاء کے قرآن کا ڈبل صفحہ جس کا سائز (۲۸x۱۹ سم) ہے۔ تبصرہ: یہ نسخہ ترکی / وسطی ایشیاء سے آٹھویں اور نویں صدی ہجری کا ہے۔ صفحات پر پروغن پھر کتابت تین سطری کی گئی ہے۔ ہر حرف اور کلمہ کے نیچے فارسی کا ترجمہ لکھا گیا ہے۔ ہر آیت پر وقف کے لیے سنہری پھول کا استعمال آخری آیت کے حرف کے اوپر لگایا گیا ہے۔ یہاں امالہ کی صورت حال ہر آیت کا اختتام پر ہے مثلاً ﴿ضُحِّيَهَا﴾۔ خطاط نے اپنی مرضی سے مرکزی لائنوں کے مابین خالی جگہ اس لئے چھوڑی تاکہ متن کا ترجمہ بھی لکھا جاسکے۔ قاری آسانی سے قرآن کا متن اور ترجمہ پڑھ سکتا ہے۔ دیکھئے نشان زد کلمات۔ ﴿

<sup>1</sup> Nuskha Surah al Fatiha, Mathaf al Fun al Islami, 35.

<sup>2</sup> Nuskha Surah an Nazi'at, Mathaf al Fun al Islami, 37.



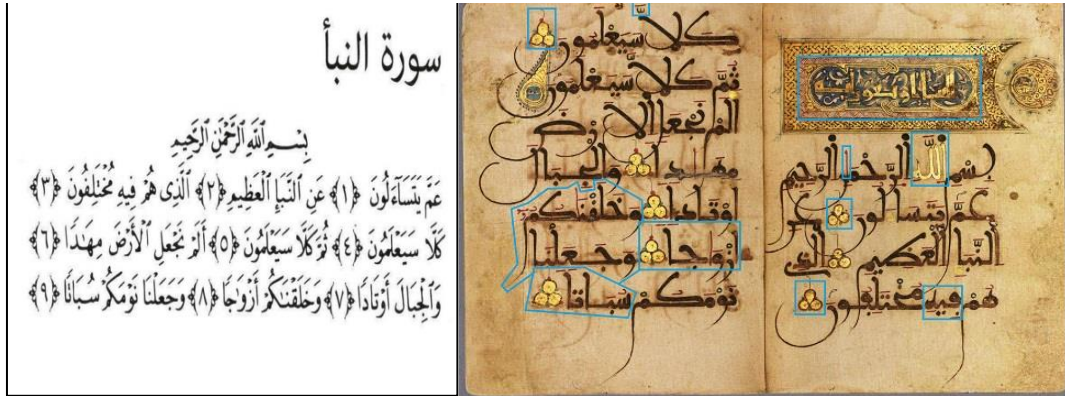
نمونہ نمبر 19: سورة الفاتحة (جز: ۱، سورہ: ۱، آیت: ۱ تا ۷) سورة البقرة (جز: ۱، سورہ: ۲، آیت: ۱ تا ۵)<sup>1</sup>



چینی قرآن (سترہویں سے انیسویں صدی عیسوی / گیارہویں سے چودھویں صدی ہجری) کا سنہری صفحہ جس کا سائز (۳۳×۲۲ سم) ہے۔

تبصرہ: اس چینی قرآن کے صفحہ پر سیاہ روشنائی اور فطری روغن کا استعمال کیا گیا ہے۔ (فطری روغن سے مراد جانوروں، پودوں اور معدنیات سے حاصل کیے ہوئے رنگ ہیں) یہ خطاطی چین میں وسیع پیمانے پر ہوتی تھی یہ محقق خط کے نام سے مرسوم ہے۔ صفحہ نمبر 1 پر قرآن اور صفحہ نمبر 2 پر کریم مسجد نما محراب میں لکھا ہوا ہے۔ خوب نقش و نگار اور حاشیہ بنایا گیا ہے۔ سورہ کا نام بسم اللہ اور آیات کو ملا کر یہ نوسطور کا صفحہ بنتا ہے۔ ہر آیت پر وقف کی علامت سرخ رنگ سے کی گئی ہے جبکہ وہ کلمہ اگرچہ متحرک ہے۔ رموز واو قاف اور سورت کا نام بھی سرخ رنگ سے لکھا گیا ہے۔ قاری متن کو رموز واو قاف کی وجہ سے بسہولت تلاوت کر سکتا ہے۔ مد متصل و منفصل کا رنگ بھی سرخ ہے۔ آمین کو بھی الگ سے آیت کی نشانی دے رکھی ہے۔ اس طرح آٹھ آیات شمار ہو رہی ہیں۔ بسم اللہ کے بعد آیت کی علامت نہیں ہے۔ پہلے صفحہ کے آخر پر اگلے صفحہ کے دو کلمات درج ہیں۔ دیکھئے نشان زد کلمات۔ ﴿﴾

نمونہ نمبر 19: سورة النبا (جز: ۳۰، سورہ: ۷۸، آیت: ۱ تا ۹)<sup>2</sup>



احمد بن علی ابن ابی ابراہیم (۱۶۵۳-۱۶۵۴ھ / ۱۷۱۳-۱۷۱۴ء) کے مراکشی قرآن کا سنہری صفحہ جس کا سائز (۲۶×۲۰ سم) ہے۔

تبصرہ: احمد بن علی ابن ابی ابراہیم کا یہ سنہری مغربی خط، خط کوفی سے مماثلت رکھتا ہے۔ یہ خط گیارہویں صدی کے آخر میں اسپین میں شروع ہوا اور شمالی افریقہ تک پھیل گیا۔ اللہ کا نام، آیت کا اختتام اور سورت کا نام سنہری روشنائی سے واضح کئے گئے ہیں۔ ساکن حرف پر خالی دائرہ کی علامت ہے۔ دوزبر کو اس طرح لکھا ہے (ـ)۔ سبباً (یعنی تنوین کو)۔ فتح اور کسرہ کو سیدھی لائن (ـ) کی طرح لگایا گیا ہے۔ (قاف) کے اوپر ایک نقطہ (ف) اور ف کے نیچے ایک نقطہ (ف) لگاتے ہیں۔ مثال میں (بیہ)، (خلفنکم) کو دیکھئے۔ فتح اشباعی کے لیے سرخ الف لگایا گیا ہے اور جزم، ققلہ کی علامت نیلی ہے۔ فتح، کسرہ، ضمہ اور تنوین ان سبب علامت کو سرخ رنگ سے واضح کیا گیا ہے۔ آیات کا شمار نہیں کیا گیا البتہ آیت کے اختتام پر (●●) نشان لگایا گیا ہے۔ دیکھئے نشان زد کلمات۔ ﴿﴾

<sup>1</sup> Nuskha Surah al Fatiha, Mathaf al Fun al Islami, 43.

<sup>2</sup> Nuskha Surah An Nabā', Mathaf al Fun al Islami, 45.

## قدیم و جدید دور کے قرآنی مصاحف (مشینی نسخہ جات) کے نمونہ جات اور تبصرہ

رب کائنات نے انسان کی اخلاقی اور روحانی تربیت کے لیے انبیاء و رسول بھیجے۔ انبیاء کرام پر آسمانی کتب اور صحیفے نازل کیے تاکہ لوگوں میں اصلاحی تربیت کا ایک دستور قائم رہے۔ اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو رسول اکرم ﷺ کے لیے پسند کیا۔ دین اسلام اور نبی کریم ﷺ کا رتبہ بلند کرنے کے لیے قرآن حکیم نازل فرمایا۔ چنانچہ قرآن کریم کے الفاظ کی صوتی، ادائی اور تحریری طریقے کی حفاظت کا پورا فریضہ سرانجام دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ﴾ (الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ) ﴿۱﴾ ”پڑھیے اور تمہارا رب بڑا ہی کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا“۔ ڈاکٹر حمید اللہ اپنے فرانسیسی ترجمہ قرآن میں تحریر فرماتے ہیں: ”پہلی وحی کا لب لباب انسانی علم کا ایک ذریعہ ہونے کے سبب قلم کی تعریف کرنا ہے جس سے اس بات کی وضاحت ہوتی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ایک منصب جلیل قرآن پاک کو تحریری شکل میں محفوظ رکھنا بھی تھا“۔<sup>2</sup>

اسی طرح تمام اہتمام کے ساتھ قرآن کریم کو عہد نبوی ﷺ میں محفوظ کیا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کو کلام پاک تحریری صورت میں لکھنے کی خاص تربیت دی جس کا تذکرہ معاویہ بن سفیان سے واضح ہے۔ حضرت معاویہ بن سفیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھی لکھنے کے طریقے سکھائے ہیں۔ [یا معاویۃ الق الدواة وحرف القلم وانصب الباء و فرق السین ولا تعور المیم وحسن الله ومد الرحمن وجود الرحیم وضع قلمک علی اذنک الیسری فانہ اذکر لک] ”یعنی اے معاویہ دوات کا منہ کھلا رکھو تاکہ تنگی کے سبب دقت نہ ہو اور قلم پر تر چھاقٹ لگاؤ اور بسم اللہ کی باء کو خوب بڑا لکھو اور سین کے دندناؤں کو بھی واضح کرو اور میم کی آنکھ کو خراب نہ کرو اور لفظ اللہ کو خوب بصورت لکھو اور رحمن کے نون کو دراز کرو اور الرحیم کو عمدگی سے لکھو اور اپنے قلم کو اپنے بائیں کان پر رکھو وہ تمہیں بھولی چیز یاد کرادے گا“۔

امام بیہقی، ابی حکیم العبدی سے نقل کرتے ہیں: انہوں نے بیان کیا کہ میں مصحف کی کتابت کر رہا تھا کہ حضرت علیؓ وہاں سے گذر ہوا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا اپنے قلم کو جلی کرو، میں نے قلم پر قٹ لگایا اور لکھنے لگا۔ حضرت علیؓ نے قلم ملاحظہ کیا اور فرمایا اب تم قرآن کریم کی کتابت کو واضح اور روشن کرو گے جیسے اللہ تعالیٰ نے اسے واضح اور روشن بنایا ہے۔ جمہور علماء رسم بھی اس بات کی حمایت کرتے ہیں کہ قرآن کریم رسم الخط اللہ تعالیٰ کی طرف سے مخصوص تھا اور قرآن کو اس مخصوص رسم الخط پر لکھنا دراصل آنحضرت ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔<sup>4</sup>

پوری دنیا میں مخطوطات کی تعداد کتنی ہے؟ اس بارے میں متعدد آراء ہیں۔ پانچ ہزار قبل مسیح سے سترہویں صدی عیسوی تک کا بیشتر علمی سرمایہ مخطوطات کی صورت میں ہے۔ ان قدیم مخطوطات کی بڑی تعداد مسلمانوں کے علوم و فنون سے متعلقہ ہے۔ قرآن پاک کو شروع ہی سے لکھنے کی وجہ سے مسلمانوں کے ہاں مخطوطات سے متعلق متعدد علوم و فنون وجود میں آئے۔ لکھنے کے لیے کاغذ کی زیادہ ضرورت ہونے کی بناء پر مسلمانوں نے چینوں سے کاغذ سازی کا ہنر سیکھا اور اٹھارویں صدی عیسوی میں سمرقند میں کاغذ کا پہلا کارخانہ قائم کیا گیا۔ وہاں سے یہ فن نہ صرف تمام مسلمان علاقوں میں پھیل گیا، بلکہ مسلمانوں سے یہ ہنر یورپ میں بھی منتقل ہوا اور اسپین اور اٹلی میں بھی کاغذ سازی کی صنعت قائم ہوئی۔ یہی کاغذ سازی کی صنعت تھی جس نے پرنٹنگ پریس کی ایجاد میں معاونت

<sup>1</sup> Al 'Alaq, 3,4:96.

<sup>2</sup> Dr. Hamidullah, Peghambar-e-Islām, (Lahore: Maktaba Rahmaniā, 2001 AD), 160.

<sup>3</sup> Dr. Hamidullah, Peghambar-e-Islām, (Lahore: Maktaba Rahmaniā, 2001 AD), 160.

<sup>4</sup> Jalāl ud Dīn Siyūtī, AL Itqān fi 'ulūm al Quran, 2/348.

کی۔ مسلمانوں نے کاغذ بنانے کے علاوہ جلد سازی، روشنائی، تہذیب کاری، نقاشی، خطاطی اور دیگر متعلقہ فنون میں بے پناہ ترقی کی تھی۔<sup>1</sup>

بادشاہوں سے لے کر عام پڑھے لکھے مسلمان کے حصول علم و معرفت کا ذریعہ مخطوطات ہی تھے۔ تعلیم یافتہ افراد خود بھی لکھتے تھے اور اچھے خطاطوں سے مدد بھی لیتے تھے۔ خطاطی ایک ایسا فن تھا جس میں عروج کی کوششیں ہوتی تھیں۔ خاص طور پر قرآن پاک کی کتابت عہد رسالت ﷺ ہی سے شروع ہو گئی تھی۔ مسلمان خطاط نے قرآن مجید کی عقیدت میں اپنی جانیں بھی قربان کر دیں۔ آج اس محبت و عقیدت کے بدلے دنیا کے کتب خانوں اور درس گاہوں میں لاکھوں کی تعداد میں مخطوطات موجود ہیں۔ اسلامی تہذیب میں قرآن حکیم کی خطاطی اور اس کے نمونوں کو دی گئی ہے۔ دنیا کے سرکاری کتب خانوں، درس گاہوں اور عجائب گھروں میں باقاعدہ اس کی نمائش لگائی جاتی ہے۔<sup>2</sup>

### دنیا میں قرآن حکیم کی پہلی مشینی طباعت:

اسلامی تاریخ میں اگرچہ زیادہ تر مخطوطات عربی ہی میں تحریر کیے گئے، لیکن ان میں متنوع اسالیب اختیار کیے گئے؛ چنانچہ کوفی، ثلث، رقاع، محقق، ریحان، نسخ، نستعلیق اور کئی اسالیب کتابت وجود میں آ گئے۔<sup>3</sup> قرآن کریم کی ابتدائی کتابت ہاتھ سے کی جاتی تھی۔ قرآن کریم کو خوبصورت طریقے سے لکھنے والے اعلیٰ خطاط نمایاں ہو کر سامنے آئے اور اپنے جوہر دکھائے۔ مشینی پرنٹنگ کی ایجاد نے طباعتی میدان میں انقلاب برپا کر دیا۔ ہاتھ سے کتابت کیے جانے والے مصاحف کی تعداد بمشکل سینکڑوں تھی۔ لیکن مشینی پرنٹنگ کی بدولت لاکھوں کی تعداد میں مصاحف چھپنے لگے۔ مشینی پرنٹنگ سے قرآن کریم کی طباعت کب ہوئی؟ ڈاکٹر یحییٰ محمود جنید حفظہ اللہ اس بارے تحریر کرتے ہیں کہ پہلی مرتبہ قرآن کریم ۱۶۸۳ھ میں ہمبرگ جرمنی نے چھاپا۔<sup>4</sup>

پہلی مشینی طباعت میں قرآن کریم رسم عثمانی سے خالی تھا، علماء اس رائے سے متفق ہوئے کہ تمام مسلمان اس کی تلاوت کرنے سے احتراز کریں۔ روس میں مولائی عثمان نے ۱۷۷۷ء میں قرآن کی طباعت کروائی۔ بعد میں قازان سے محمد شاکر مرتضیٰ اوغلی نے ۱۸۲۸ء میں قرآن کریم کو دوبارہ چھاپا۔ اس طباعت میں رسم عثمانی کا مکمل التزام کیا گیا۔ یہ قرآن ۴۶۶ صفحات پر مشتمل تھا۔ اس میں عدد آیات اور علامات وقف کا اہتمام نہ تھا۔<sup>5</sup> عبدالعزیز الدالی لکھتے ہیں کہ ۱۷۹۷ء میں جب نیپولین بوناپارٹ<sup>6</sup> نے مصر پر حملہ کیا اس دور میں وہ اپنے ساتھ تین پرنٹنگ مشینیں بھی لایا تھا۔ جس کا مقصد خیالات و افکار کو نشر کرنا تھا۔ اس طرح پرنٹنگ پریس کارواج مصر میں عام ہو گیا۔ بعد ازاں مصر میں اور بھی بہت سے پرنٹنگ پریس وجود میں آئے جن میں المطبعة الأميرية مشہور نام تھا۔ جس نے المصحف الأميرية کے نام سے رسم عثمانی کے مطابق ایک مصحف چھاپا۔ اس مصحف کی تعریف مقالہ نگار نے ڈاکٹر قاری احمد میاں<sup>7</sup> سے سنی۔ مگر پاکستان میں کوشش کے باوجود دستیاب نہ ہوا اور یہ معلوم نہ ہو سکا کہ اس پر تحقیقی کام کرنے والے کون حضرات تھے؟

<sup>1</sup> 'Abdul Jabār Shākir, Pakistan main Zkhāir-i-Makhtūtāt: Aik Jai'za, Islamabad: Fikr o Nazar, 3,2:35(1995 AD-1997AD),162.

<sup>2</sup> 'Abdul Jabār Shākir, Pakistan main Zkhāir-i-Makhtūtāt: Aik Jai'za,162.

<sup>3</sup> Dr.Yahya Khālīd, Tārikh Tbā't al Qurān al Karīm bil Ligha al 'arabiyah, 57.

<sup>4</sup> Qārī Idrīs al 'asim, Monthly Rushd, 2009 AD, 583.

<sup>5</sup> قاری اور یس العاصم، ماہنامہ رشد ۲۰۰۹ء، ص ۵۸۳

<sup>6</sup> نیپولین بوناپارٹ (۱۷۹۷ء-۱۸۲۱ء) فرانس کا سپہ سالار اور سمرات تھا۔ اس کی زیر قیادت فرانسیسی عساکر نے بہت سارے فرنگستانی علاقوں پر قبضہ کر کے فرانس کو فرنگستان کا سب سے طاقتور ملک بنایا اور برطانیہ کا سب سے بڑا دشمن رہا۔

<sup>7</sup> ڈاکٹر قاری احمد میاں جامعہ دارالعلوم لاہور کے مہتمم ہیں اور رسم عثمانی میں پی ایچ ڈی ہیں۔ قراءات کے میدان میں جید قاری عالم و فاضل ہیں۔

ڈاکٹر سہیل صابان رقم طراز ہیں کہ رسم عثمانی اور وقوف قرآنی کے اہتمام کے ساتھ ۱۸۹۰ء میں المطبعة البهية القاہرہ نے ایک مصحف کی طباعت کی۔ اس مصحف میں رسم وضبط کے لیے امام الدانی<sup>۱</sup> (م ۴۴۴ھ) اور امام ابوداؤد<sup>۲</sup> (م ۴۶۱ھ) کی کتب سے استفادہ کیا گیا۔ بعد ازاں جامع ازہر کے مشائخ کی تحقیق سے مراقبۃ البحوث الثقافت الاسلامیہ نے ۱۹۶۲ء میں ایک مصحف شائع کیا۔ جس کے رئیس الشیخ عبدالفتاح القاضی تھے۔ یہ قرآن ۵۲۲ صفحات پر مشتمل، ہر صفحہ پر پندرہ سطور اور ہر صفحہ پر مکمل آیت کے اہتمام کی نمایاں خصوصیات کے ساتھ طبع ہوا۔

۱۹۴۵ء میں سعودی عرب میں مصحف مکہ المکرمہ کے نام سے طبع کیا گیا۔ جس کی کتابت مشہور خطاط محمد طاہر الکردی نے رسم عثمانی کے قواعد کو مد نظر رکھتے ہوئے کی۔ شیخ علی محمد الضباع مصری نے بھی اس میں تصحیح اور وضع رسم کا مزید اہتمام کیا۔ بالآخر ۱۳۲۸ھ میں یہ مصحف بڑے اور چھوٹے سائز میں طبع کیا گیا۔ ۱۹۸۴ء میں مجمع الملک فہد للطباعة المصحف الشریف کے نام پر شاہ فہد (مرحوم) ایک ادارہ قائم کیا۔ جو بعد میں وزارت حج و اوقاف کے ماتحت ہو گیا۔ اس ادارے کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ مختلف روایات و قراءات متواترہ جو اسلامی ممالک میں پڑھائی جاتی ہیں ان کے مطابق مصاحف کی طباعت کی جائے۔ اسی بناء پر طباعت کا اول کام روایت حفص کے مطابق ۱۴۰۴ھ میں ابتداء کی گئی۔ یہ مصحف سرکاری سطح پر ۱۴۰۵ھ میں مصحف المدینۃ النبویہ کے نام سے منظر عام پر آیا۔ لجنہ کے اراکین نے اس مصحف کو پانچ مرتبہ فرداً فرداً پڑھا، جس سے تین مرتبہ قرآنی متن کی صحت کا اہتمام کیا، چوتھی مرتبہ رسم عثمانی کے خلاف رہ جانے والی غلطیوں کو دور کیا گیا اور پانچویں مرتبہ اس کے اوقاف کو ترتیب دینے کے لیے پڑھا گیا۔ اس کا تعارف کراتے ہوئے کہا گیا کہ اس مصحف کا ضبط روایت حفص کے مطابق ہے اور یہ مصحف امام عاصم کی قراءت ہے۔<sup>۳</sup>

مصحف المدینۃ النبویہ کو قاری کی آسانی کے لیے تیار کیا گیا۔ پاکستان میں بھی اسی اہتمام اور شان سے کام ہونا چاہیے۔ قرآن کے ناشرین کو پابند کیا جائے کہ وہ اسی طرز کے منظور کردہ مصحف کو طبع کریں اور مختلف کتابت والے مصاحف جن میں رسم وضبط اور دوسری کئی اغلاط ہیں ان پر حکومت مکمل پابندی لگائے۔ پروف ریڈنگ حکومتی سطح پر ہو اور طباعت سے نہ روکا جائے بلکہ ان کی تصحیح کی جائے کہ وہ بھی رسم وضبط کی صحت پر اعلیٰ معیار کا مصحف طبع کریں۔ المصحف المدینۃ النورہ کے بعد مجمع الملک فہد نے بھی رسم وضبط کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنی شاندار اور دیدہ زیب مصحف طبع کیا۔ روایت ورش مغرب، جزائر، تونس، موریتانیہ، سینیگال، چاڈ اور نائیجیریا کے علاقوں میں پڑھی پڑھائی جاتی ہے۔ اس مصحف میں بھی قواعد رسم عثمانی کا از حد اہتمام کیا گیا۔ اس کا خط مغربی ہے اور آیات کا شمار مدنی اخیر کے مطابق (۶۲۱۶) چھ ہزار دو سو سولہ ہے۔ اس کے صفحات کی مجموعی تعداد (۵۵۹) پانچ سو انسٹھ ہے۔ بعد ازاں مجمع کی طرف سے روایت دوری عن امام ابو عمرو بصری<sup>۴</sup> کے مطابق قرآن طبع کیا گیا۔ اس مصحف میں بھی قواعد رسم عثمانی کا خاص اہتمام کیا گیا تھا اور ضبط کی علامات امام خلیل<sup>۵</sup> اور ان کے متبعین کے مطابق ہے۔ یہ روایت مغربی و افریقی ممالک اور سوڈان وغیرہ میں پڑھائی جاتی ہے۔ اس کی آیات کی تعداد مدنی اول کے شمار کے مطابق (۶۲۱۳) چھ ہزار دو سو چودہ ہیں اور صفحات کی

<sup>۱</sup> ابو عمرو عثمان بن سعید الدانی (۳۷۱ھ - ۴۴۴ھ) جو اپنے زمانے ابن الصیرنی کے نام سے معروف تھے۔ وہ اندلسی عالم قراءت، محدث اور مفسر تھے۔ آپ فن قراءت کے امام، عالم حدیث اور اسماء الرجال کے ماہر، عمدہ خطاط، جید الحفظ، ذکی اور ذہین، متقی و پرہیزگار اور مستجاب الدعوات تھے۔

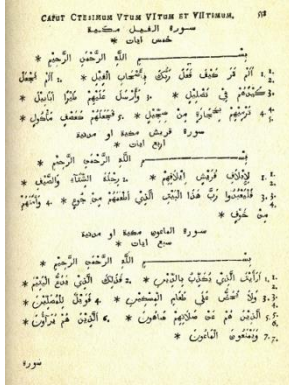
<sup>۲</sup> ابوداؤد سلیمان بن نجیح ائمہ ضبط میں اہم مقام رکھتے ہیں۔ آپ کا نام سلیمان بن ابی القاسم نجیح۔ جبکہ کنیت ابوداؤد ہے۔

<sup>۳</sup> Jamila Shaukat, Armghān Hafiz Aḥmad Yār, (Lahore: Shu'ba 'Ulūm-e-Islamiya, 2015 AD), 130-131.

<sup>۴</sup> ابو عمرو بن العلاء البصری التیمی (۶۸ھ - ۱۵۴ھ) قراء سبعہ میں شامل ہیں۔ انہیں ابو عمرو بصری بھی کہا جاتا ہے۔ وہ بصرہ کے رہنے والے تھے۔

تعداد پانچ سو اکیس (۵۲۱) ہیں۔ ہر صفحے کے اختتام پر آیت کا بھی اختتام ہوتا ہے۔ نیز مجمع الملک فہد سے روایت قالون عن الامام نافع مدنی کے مطابق بھی قرآن طبع ہو چکا ہے، جس میں خط مغربی کا اہتمام کیا گیا ہے اور قواعد رسم عثمانی کو بھی پیش نظر رکھا گیا ہے۔ ان تمام مصاحف کے علاوہ مجمع کی طرف سے ایک مصحف پاکستان اور برصغیر پاک و ہند کے رسم و ضبط کے مطابق بھی طبع کیا گیا ہے، جس میں آیات کی تعداد کو فی شمار کے مطابق (۶۲۳۶) چھ ہزار دو سو چھتیس ہیں اور صفحات کی تعداد چھ سو گیارہ ہے۔ چند قدیم و جدید قرآنی مشینی نسخہ جات کے نمونہ جات اور ان پر تبصرہ درج ذیل ہے۔

### 1. دنیا کا پہلا (Printed) مشینی مصحف:



تاریخی ذرائع سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں پہلا طبع ہونے والا مشینی مصحف وینس میں ۱۵۳۸ء میں پرنٹ کیا گیا اور یہ کاپی کیتھولک چرچ میں شہید کر دی گئی۔ اسی کا دوسرا ایڈیشن ۱۶۹۴ء میں ہمبرگ جرمن ابراہیمی سنگلمان میں چھاپا گیا۔ سنگلمان نے یہ واضح کیا کہ اس نے اس نسخہ کو اسلام پھیلانے کے مقصد کے لیے پرنٹ نہیں کیا بلکہ اسلام اور عربوں کے حالات جاننے کے لیے اشاعت کی۔ یہ قرآن ۵۶۰ صفحات پر مشتمل اور متعدد مقامات پر حروف کا جوڑ توڑ اور ٹائپنگ میں متعدد سنگین اغلاط کی بناء سے اسلامی ممالک میں نہ پھیل سکا۔<sup>1</sup>

### 2. ہندوستان کا پہلا مشینی قرآن (۱۲۸۲ھ-۱۸۵۶ھ):



یہ ہندوستان میں قرآن کریم کا سب سے قدیم نسخہ ہو سکتا ہے۔ یہ نسخہ ۱۲۸۲ھ میں چھپا تھا، تاریخی کتابوں میں اس کے قدیم ہونے کی معلومات نہیں ہیں۔ البتہ ہر صفحے پر جز، رکوع، نصف حاشیہ کے دائیں طرف لکھا گیا ہے۔ آیت کے لیے (۵) کا نشان لگایا گیا ہے۔ مصحف کی طباعت سیاہ روشنائی سے کی گئی ہے اور سطور میں بھی مناسبت پائی جاتی ہے۔ اعراب، رموز و اقفاف کا مکمل اہتمام کیا گیا ہے۔ اس مشینی مصحف کی طباعت عمدہ نظر آتی ہے۔<sup>2</sup>

### 3. عرب دنیا میں پہلا طباعت قرآن مجید:



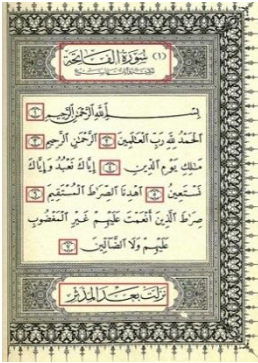
عرب دنیا میں پہلا مشینی طباعت قرآن قاہرہ میں البھیة پرنٹنگ پریس سے (۱۳۰۸ھ-۱۸۹۰ء) چھپا تھا۔ پرنٹنگ پریس کے مالک محمد ابوزید کی نگرانی میں یہ مشینی طباعت ہوئی۔ اس مصحف کو شیخ رضوان بن محمد نے لکھا تھا۔ یہ مصحف الخلاق کے نام مشہور ہوا۔ انہوں نے رسم عثمانی کا التزام بھی کیا۔ اس مصحف کے صفحہ کا گراؤنڈ پیلے رنگ کا ہے۔ حاشیہ بالکل سادہ ہے صفحہ کے اوپر صفحہ نمبر اور جز نمبر بھی درج ہیں۔ آیت کے لیے سیاہ نقاط میں گول دائرہ بنایا گیا ہے۔ ہر سورت سے پہلے بسم اللہ کو مختلف انداز میں لکھا گیا ہے۔ ہر سورت، مکی / مدنی، آیات کے بارے میں لکھا گیا ہے۔ صفحہ کے آخر میں اگلے صفحہ کے دو کلمات درج

<sup>1</sup> Ibrahim bin Yūsūf al Fakhrū, Rihla tul Khat al 'Arbī, Fi Zilal al Mushaf al Sharif, 252.

<sup>2</sup> Ibrahim bin Yūsūf al Fakhrū, Rihla tul Khat al 'Arbī, Fi Zilal al Mushaf al Sharif, 252.

ہیں۔ دائیں طرف حاشیہ میں حواشی بھی لکھے گئے ہیں۔<sup>1</sup>

#### 4. عرب دنیا میں پہلا مصدقہ (تسلیم شدہ) مشینی قرآن: (مصحف الملک فواد) ۱۳۴۲ھ-۱۹۲۳ء



اس مشینی مصحف کے لیے شیخ محمد علی الحسینی نے ایک کمیٹی الا زہر (اس کی وقت کی سب سے بڑی اسلامی تنظیم) تشکیل دی اور قواعد رسم عثمانی کے مطابق یہ مشینی مصحف تیار کیا۔ اس مشینی مصحف کے پروف ریڈرز کے نام محمد علی خلف الحسینی (شیخ المقاری المصریہ)، حفنی بک ناصف (المقتش الاول للغة العربیہ بوزارۃ المعارف کان)، مصطفیٰ عنانی (المدرس بمدرستہ المعلمین الناصریت) اور احمد الإسکندری (المدرس بمدرستہ المعلمین الناصریت) ہیں۔ حاشیہ اور کتابت سیاہ روشنائی سے کی گئی ہے۔ حاشیہ کو خوبصورت بنایا گیا ہے۔ کتابت قرآن عمدہ ہے۔ رسم عثمانی کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ ہر آیت کے بعد گول دائرہ میں آیات کا اندراج کیا گیا ہے۔ سورۃ کا نام، مکی / مدنی، آیات صفحہ کے اوپر درج کی گئی ہیں۔ صفحہ کے نیچے شان نزول کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ اس مشینی مصحف میں سورہ الفاتحہ میں بسم اللہ کو آیت شمار کیا گیا ہے۔<sup>2</sup>

#### 5. نسخہ مصحف الشریف ترکی:



تجویدی نسخہ مصحف الشریف ترکی میں حافظ عثمان کی جانب سے تصحیح کردہ سرٹیفکیٹ کے ہمراہ ۱۳۲۹ھ-۲۰۰۸ء کو طبع ہوا۔ اس مصحف کی ابتداء ہی قرآنی متن سے کی گئی۔ دیگر مصاحف کی طرح اس مصحف کی ابتداء میں کوئی قواعد و ضوابط یا تنبیہات کے کلام درج نہیں ہیں۔ البتہ مصحف کے آخر میں سرٹیفکیٹ، ختم قرآن کی دعا، سورتوں کی فہرست اور چودہ سجدات کے مقامات کو درج کیا گیا ہے۔ اس مصحف کی جلد بندی، استر، کاغذ کا استعمال نہایت عمدہ کیا گیا ہے۔ رموز و اوقاف سرخ رنگ سے واضح کیے گئے ہیں اور سنہری اور نیلے رنگ کے دائرہ میں آیات کا اندراج کیا گیا ہے۔

صفحہ کے اوپر صفحہ نمبر اور سورۃ کا نام درج ہے۔ صفحہ کے آخر میں اگلے صفحہ کا ایک کلمہ درج ہے۔ حاشیہ سادہ ہے۔ کتابت اور رموز و اوقاف کا عمدہ اہتمام کیا گیا ہے۔ اس مصحف میں خاص خوبی کہ کلام اللہ کے ساتھ اعراب و ضوابط کو ہر گز کسی حرف کے ساتھ جڑنے نہیں دیا گیا۔ متن قرآن اور ضوابط الگ نظر آتے ہیں۔ مصحف کی کتابت پڑھنے اور دیکھنے دونوں صورتوں میں باکمال ہے۔<sup>3</sup>

#### 6. مصحف الواثق باللہ:



مصحف الواثق باللہ السلطان الحاج حسن البلقیہ معز الدین والدولۃ برونائی دارالسلام سے ۱۴۲۷ھ میں طبع کیا گیا۔ مصحف الواثق باللہ رسم عثمانی کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ مصحف میں کلام اللہ سیاہ روشنائی سے جبکہ دیگر رموز و اوقاف کے لیے سرخ، نیلا اور سبز رنگ استعمال کیا گیا ہے۔ مصحف کے ابتدائی صفحات پر عمدہ مسجد کا نمونہ بنایا گیا ہے اور خوبصورت انداز میں زیبائش و آرائش کی گئی ہے۔ اس مصحف کی خاص خوبی یہ ہے کہ کلام اللہ کے ساتھ نقاط، اعراب اور رموز و اوقاف میں سے کوئی بھی حروف قرآنیہ کے ساتھ جڑا ہوا نہیں ہے۔ مکمل ضبط کا اہتمام کیا گیا ہے۔ دیکھنے اور پڑھنے میں باکمال مصحف ہے۔ اس مصحف کے آخر میں اعراب اور رموز و اوقاف کے بارے میں نہایت تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اور آخر میں تصدیق شدہ سرٹیفکیٹ لف کیا گیا ہے۔<sup>1</sup>

<sup>1</sup> Ibrāhīm bin Yūsūf al Fakhrū, Riḥla tul Khat al 'Arbī, Fi Zilal al Mushaf al Sharīf, 252.

<sup>2</sup> Ibrāhīm bin Yūsūf al Fakhrū, Riḥla tul Khat al 'Arbī, Fi Zilal al Mushaf al Sharīf, 252.

<sup>3</sup> تجویدی نسخہ مصحف الشریف ترکی میں حافظ عثمان کی جانب سے تصحیح کردہ سرٹیفکیٹ کے ہمراہ ۱۳۲۹ھ-۲۰۰۸ء

## 7. مصحف السعودیہ العربیہ (۱۴۳۹ھ):



مصحف الشریف حرین شریف کے خادم اور سعودی عرب کے بادشاہ سلیمان بن عبد العزیز الاسود کی زیر نگرانی ادارہ مجمع الملک فهد الطباعة المصحف الشریف سے ۱۴۳۹ھ میں طبع کیا گیا۔ یہ مصحف شریف رسم عثمانی اور کوئی خط کے مطابق بنایا گیا ہے۔ اس مصحف کی ابتداء قرآنی متن سے کی گئی اور آخر میں مصحف کی خاصیت، اصطلاحات الضبط، تنبیہات، علامات الوقف سرٹیکٹ اور فہارس درج کی گئی ہیں۔ مصحف کے نمونہ ہذا میں متن قرآن، اعراب، رموز و اوقاف کو سیاہ روشنائی سے لکھا گیا ہے۔ حاشیہ پھول دار رنگین ہے۔ آیت کے اندراج کے لیے پھول دار ہلکا سبز دائرہ بنایا گیا ہے۔ صفحہ کے اوپر بائیں طرف جز نمبر، صفحہ کے بائیں طرف سورۃ کا نام اور صفحہ نیچے درمیان میں صفحہ نمبر درج ہے۔ اس مصحف کی خاصیت یہ ہے کہ نقاط و اعراب اور رموز و اوقاف کلام اللہ کے ساتھ جڑے ہوئے نہیں ہیں۔ مصحف کی جلدی بندی نہایت مضبوطی سے کی گئی ہے استر اور کاغذ عمدہ ہیں، اور حجم میں بہت ہلکا ہے۔<sup>2</sup>

## 8. القرآن الکریم (پنجاب قرآن بورڈ، لاہور):



القرآن الکریم پنجاب قرآن بورڈ لاہور کی طرف سے ادارہ ضیاء القرآن پرنٹنگ پریس لاہور سے ۲۰۱۹ء میں طبع ہوا۔ پاکستان میں پہلی مرتبہ پنجاب قرآن بورڈ لاہور کے پروف ریڈرز اور چیئرمین کی محنت اور کاوش سے اس مصحف کی پروف ریڈنگ کی گئی ہے۔ پنجاب کے تمام پروف ریڈرز آف قرآن بورڈ کو پابند کیا گیا کہ اس مصحف کو رسم عثمانی کے مطابق دیگر مصاحف کی جانچ پڑتال کی جائے۔ مصحف کی جلد بندی، استر اور کاغذ عمدہ استعمال کیا گیا ہے۔ اس مصحف کے شروع میں ابتدائی صفحہ پر پنجاب قرآن بورڈ کے چیئرمین کی طرف سے اس نسخہ کی اشاعت کا مقصد بلا ہدیہ تقسیم اور رسم عثمانی کا خاص خیال کے بارے وضاحت کی گئی ہے۔ مصحف کے آخر میں پروف ریڈرز کا سرٹیکٹ مع دستخط و مہر موجود ہے۔ یہ سادہ تجویدی مصحف سولہ سطر ہے۔ اس مصحف میں رموز و اوقاف اور اعراب کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ متن قرآن پڑھنے میں نہایت آسان ہے۔ سیاہ گول دائرہ میں آیات کا اندراج کیا گیا ہے۔ صفحہ کے اوپر پارہ کا نام، صفحہ نمبر، سورہ کا نام اور نمبر درج ہے۔ صفحہ کے نیچے منزل اور صفحہ کے دائیں جانب وقف اور رکوعات لکھے گئے ہیں۔ حاشیہ خالی ہے۔ کاغذ کارڈ سٹوف ہے، متن قرآن سیاہ روشنائی سے لکھا گیا ہے۔<sup>3</sup>

## 9. القرآن الکریم (انڈونیشیا):



مصحف القرآن الکریم ادارہ منارۃ قدس دار الطباعة والنشر والتوزیع، انڈونیشیا سے ۱۳۹۴ھ میں طبع ہوا۔ مصحف کے ابتدائی صفحات پر اسماء الحسنیٰ اور آخری صفحات پر دعائے ختم قرآن، تصدیق نامہ اور سورتوں کی فہرست درج ہے۔ یہ سادہ تجویدی پندرہ (۱۵) سطر ہے۔ مصحف ہے۔ حاشیہ سادہ ہے اور کسی قسم کی کوئی وضاحت حاشیہ میں نہیں کی گئی صفحہ کے اوپر صفحہ نمبر اور سورہ کا نام اور نمبر درج ہے۔ صفحہ کے

<sup>1</sup> مصحف الواثق بالله السلطان الحاج حسن البلقیہ معز الدین والدولہ بروائی دار السلام سے ۱۴۲۷ھ - ۲۰۰۶ء

<sup>2</sup> Mushaf al Sharif, Idara Majma' al Malik Fahd al Tb'ah al Mushaf, 2018 AD.

<sup>3</sup> (Mushaf Punjab Qur'an Board, Lahore), Z55, Publishing No.2019, Zia' al Qur'an Pronting Press, Lahore.

نیچے اگلے صفحہ کا کلمہ درج ہے۔ رموز واد قاف اور مکمل اعراب کا اہتمام ہے۔ پڑھنے میں آسان ہے۔ اسٹر اور کاغذ نہایت عمدہ ہے۔<sup>1</sup>

## 10. ادارہ سادات (پاکستان) رنگین تجویدی مشینی مصحف:



یہ مصحف پاکستان کے شہر لاہور ادارہ سادات ناشران رنگین تجویدی قرآن کے نام سے طبع ہوا ہے۔ اس مصحف کے ابتدائی صفحات میں اسماء الحسنیٰ اور تجوید کی اہمیت بتائی گئی ہے۔ یہ مصحف رنگین تجویدی سولہ سطری ہے۔ یہ تجویدی مصحف چار رنگوں (سیاہ، سبز، نیلا اور سرخ) پر مشتمل ہے۔ اس مصحف میں صفات لازمہ کے لیے کوئی رنگ استعمال نہیں کیا گیا البتہ صفات عارضہ کے لیے رنگوں کا استعمال کیا گیا ہے۔ سیاہ روشنائی سے قرآنی متن تجوید کے بغیر لکھا ہوا ہے۔ سبز رنگ مفخم، نیلا رنگ قلقلہ اور لال رنگ غنہ اخفاء یا ادغام مع غنہ کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ آرٹ پیپر ہونے کی وجہ سے نیلا اور سبز رنگ ایک جیسے نظر آتے ہیں۔ دیکھئے نسخہ ہذا میں صفحہ ۶ پر ﴿مَنْ قَاتَلَ﴾ اور ﴿وَيُضْلَعُونَ﴾ کو دیکھیں۔ قرآن کریم کی سات منازل کے لیے سات مختلف رنگوں کا انتخاب کیا گیا ہے۔ مصحف ہذا میں اعراب و رموز واد قاف کا مکمل اہتمام کیا گیا ہے۔<sup>2</sup>

## حاصل کلام:

دنیا کا پہلا مشینی مصحف ۱۵۳۸ء میں جرمن ابراہیمی ہنگلمان میں چھاپا گیا، ہندوستان کا پہلا مشینی قرآن ۱۲۸۲ھ، عرب دنیا میں پہلا مشینی قرآن ۱۳۰۸ھ، عرب کا مصدقہ مشینی قرآن ۱۹۲۳ء، عراق کا پہلا مشینی مصحف ۱۳۸۶ھ، ترکی میں حافظ عثمان کا ۱۴۲۹ھ، مصحف الواثق باللہ ۱۴۲۷ھ، اسی طرح فلول جل کا پہلا مشینی نسخہ ۱۸۳۴ھ، قازان میں پہلا مصحف ۱۸۴۸ء میں اشاعت کیا گیا۔ اسی طرح قلمی نسخہ جات میں سب سے پہلا باقاعدہ مصحف توپ کاپی سرائے میوزیم میں موجود ہے اور دوسرا نسخہ تاشقند میں موجود ہے۔ اسی طرح تیسری صدی ہجری سے لے کر بیسویں صدی عیسوی تک کئی قلمی و مشینی نسخہ جات کی طباعت ہوتی رہی اور انہی نسخہ جات میں سادہ ورنگین مصاحف کا آغاز بھی ہوا۔ ابوالاسود کے دور سے ہی قلمی نسخہ جات کے لیے فطری روغن کا استعمال ہونے لگا تھا کیونکہ کاغذ تو میسر نہ تھا مگر کھال، پتے، ریشم کا کپڑا، دھات اور لکڑی کے ٹکڑوں پر لکھنے کا اہتمام تھا اس لیے فطری روغن اور سنہری روغنیت سے مخطوطات کی کتابت ہونے لگی۔ اسلامی فتوحات کے ساتھ ہی قرآنی مخطوطات پر بھی وسیع کام ہونے لگا۔ چند قدیم قرآنی مخطوطات اور مشینی مصاحف کے مختلف انداز سے ضبط اور کتابت میں رنگوں کا استعمال ہونے لگا۔ اور رنگین مصاحف کا یہ کام صرف آج کے دور کی ہی پیداوار نہیں ہے بلکہ کبار تابعین کے عہد سے ہی مختلف رنگوں کا استعمال ہونے لگا اور علماء کی رنگوں کے بارے میں خوب بحث و مباحث ہوئیں مراکش اور مدینہ میں بھی رنگوں کا استعمال متن کے علاوہ ضبط کے طور پر استعمال ہوا۔ اسی طرح پاکستان میں پچھلے دس سال کے عرصے میں کئی اداروں نے مختلف رنگوں میں مصاحف کی طباعت شروع کی ہوئی ہے اور ہر ادارہ اپنے طور پر ہی مختلف رنگوں کا استعمال مختلف تجویدی قواعد کے لیے استعمال کر رہا ہے۔ پاکستانی مصاحف میں رنگوں کا استعمال نہ صرف ضبط میں بلکہ متن قرآن میں بھی ہو رہا ہے۔

<sup>1</sup> Mushaf al Qur'an al Karim, Idāra Minaratul Quds, Indonesia, 1974 AD

<sup>2</sup> Nuskha No.1.A.R, Coloured Tajvidi Sixteenth Liner Quran, Idāra Sadāt, Hasan Plaza, Lahore.